مناظرہ
رحم و انصاف

مصنفہ

ملک الشعرا جناب مولانا خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

پانی پتی

بفرمائش

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی لاہور بازار کشمیری

سنہ ۱۸۹۰ع

مطبوعہ مجتبائی پریس لاہور

قیمت ا/

مفید اور دلچسپ کتابیں

حامیان اسلام!

آپکی لائبریری یا کتبخانہ کی الماریوں میں مندرجہ ذیل کتابیں ضرور ہونی چاہئیں کیونکہ یہ وہ کتابیں ہیں جن سے قوم کی حالت کیطرف عوام الناس کو توجہ دلائی گئی ہے - یہ وہ کتابیں ہیں جنہوں نے مردہ دلوں کے واسطے مسیحائی کا کام کیا ہے - یہ وہ کتابیں ہیں جنہوں نے افسردہ دلوں میں تاثیر کی برقی دوڑائی ہے - یہ وہ کتابیں ہیں جو ملکی اور قومی اغراض کے واسطے اکسیر کا اثر رکھتی ہیں - یہ وہ کتابیں ہیں جنکے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہم کیا ہیں اور ہمیں کیا ہونا چاہئیے - زیادہ نہیں تو ایک کاپی کے لئے ضرور ہی ارشاد ہو [illegible] نقد یا بذریعہ ویلیو پی ایبل پارسل - وھو ھذا!

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
[illegible] سید احمد خان بہادر [illegible]		پارہ عم اردو فارسی انگریزی	۱/	مقبول احمدیہ	[illegible]
[illegible] لکچر - یہی لکچر ہیں جنہوں نے [illegible]		سوانح عمری ابوالحسن فی ملا دو پیارہ	۲/	مسئلہ فطرت	۵/
[illegible]		آب حیات	[illegible]	محصنات	۱۲/
[illegible] پیدا کر دی		منتخب الحکایات	۵/	مثنوی حقوق اولاد	۲/
[illegible] کے تمام		مخمس حسرت	۲/	دیوان و رقعات حسرتی	[illegible]
[illegible] جلد میں شائع		مخمس مجید	۳/	شفاء الامراض	[illegible]
[illegible] قیمت صرف	[illegible]	پولٹیکل مضامین	۱۲/	ہدایت التعلیم	[illegible]
[illegible] حافظ نذیر احمد کے کل لکچر	۱۲/	مسلمانوں کی گذشتہ تعلیم	۸/	مرآۃ العروس - سابقہ	۶/
[illegible] بالش حصہ اول	۶/	مرقع لیلیٰ مجنوں	۸/	" نو ترمیم	۱۰/
" " دوم	[illegible]	گلستان با تصویر	۱۲/	بنات النعش سابقہ	۵/
[illegible] العزیز اور جنا	[illegible]	تشریح الاجسام	۱۳	" نو ترمیم	۸/
مشتعلو اور موہنا	[illegible]	واجب الوجود	۱/	نوبہار ادب اردو	۸/
چہار گلزار حالی	۳/	نیرنگ خیال	۵/	اہتمام حجت	۱/
آثار سلف	۲/	اقلاس ہند	۲/	آئینہ خسروان	۸/
مخمس سلیم	۳/	لکچر کار	۳/	قواعد فارسی	۳/
رسالہ نور العین	۵/	الاخوت	۲/	کاغذات کارروائی عدالت [illegible]	۸/
مشیر نسواں ہر دو حصہ	۱۱/	ابن الوقت	[illegible]	" " خورد	۳/
لذت الحیات	۳/	الف لیلہ	[illegible]	بحر البحوا ہر اردو	[illegible]
اسلام کی نبوی برکتیں	۳/	مناجات ہندی	۱۰/	نغمہ لز	۳/

یافتاح

مناظرہ رحم و انصاف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دن رحم نے انصاف سے جا کر پوچھا
کیا سبب ہے کہ ترا نام ہے دنیا میں برا

نیکنامی سے تری سخت تحیر ہے ہمیں
ہاں سنیں ہم بھی کہ ہے کونسی خوبی تجھ میں

دوستی سے تجھے کچھ دوستوں کی کام نہیں
آنکھ میں تیری مروت کا کہیں نام نہیں

اپنے بیگانے ہیں سب تیری نظر میں یکساں
دوست کو فائدہ ہے تجھ سے نہ دشمن کو زیاں

قتل انسان ہمیشہ سے ہے عادت تیری
سیکڑوں چڑھ گئے سولی پہ بدولت تیری

جان اور مال سے نمرود کو کھویا تو نے
اور فرعون کو دریا میں ڈبویا تو نے

فوج راون کی لڑائی میں کھپائی کس نے
آگ لنکا میں سوا تیرے لگائی کس نے

قیدخانوں میں جہاں کے ہے پڑا غل تیرا
جتنے قیدی ہیں تیری جان کو دیتے ہیں دعا

تیرے فتوے پہ کروڑوں ہوئے سر تن سے جدا
اور ترے حکم سے لاکھوں ہوئے مسکن سے جدا

گر ہے تیری طبیعت میں کچھ جوش غضب
تجھ کو خردوں پہ شفقت نہ بزرگوں کا ادب

کانپتے آتے ہیں محفل میں تری شاہ و گدا
تھرتھراتے ہیں احبا ہوں یا ہوں عدا

جان پہچان کا ساتھی ہے نہ انجان کا دوست
یار ہندو کا ہے تو اور نہ مسلمان کا دوست

نہیں جائز ترے مذہب میں کسی کی امداد
تیرے نزدیک برابر ہے غلام و آزاد

دم میں تو صحبت دیرینہ بھلا دیتا ہے
دوستی خاک میں برسوں کی ملا دیتا ہے

طور برتاؤ کا ہے سب سے نرالا تیرا
تجھ سا روکھا کوئی دنیا میں دیکھا نہ سنا

ہٹ پہ تو اپنی جہاں نام خدا آ جائے
باپ کے ہاتھ سے بیٹے کا گلا کٹوائے

اسی کرتوت پہ اے عدل یہ دعوے ہیں تجھے
کہ بنا امن کی دنیا میں ہے قائم تجھ سے

ایک تو ہے کہ بیگانوں کے ہیں دل تجھ سے فگار
ایک میں ہوں کہ نہیں غیر بھی مجھ سے بیزار

رحم ہے نام مرا لطف و کرم کام مرا
فیض ویرانہ و آبادی میں ہے عام مرا

حق کے الطاف و عنایت کا بہانہ ہوں میں
خلق کی کام روائی میں یگانہ ہوں میں

میری سرکار میں ہو جاتے ہیں عذر قبول
میرے دربار سے جاتے نہیں مجرم بھی ملول

لطف ہے کام سدا اہل خطا پر میرا
ہاتھ اٹھتا نہیں خونی کی سزا پر میرا

غم مرے سامنے شادی سے بدل جاتے ہیں
ہنستے جاتے ہیں جو یہاں روتے ہوئے آتے ہیں

مجرمی شرم مروت مرے دربار کے ہیں
بخشش و جود ملازم مری سرکار کے ہیں

موج زن ہوتا ہے جب فیض کا میرے قلزم
یاس ہو جاتی ہے انبوہ میں امید کے گم

مصر میں قید سے یوسف[۲] کو نکالا میں نے
اور ایوب[۳] کے بیڑے کو سنبھالا میں نے

میں ہی اک درد میں ہو جاتا ہوں انساں کے شریک
میں نہ ہوتا تو نہ [illegible] دنیا کوئی محتاج کو بھیک

میں ہی بتیا ہوں یتیموں کو دلاسا جا کر
میں ہی لیتا ہوں بڑے حال میں بڈھوں کی خبر

میرے ہی دم سے ہے آدم کا نمونہ باقی
میرے ہی دم سے ہے عالم میں نمودِ بشری

ورنہ انسان کہ ہے جرم و خطا کا پتلا
میں نہ ہوتا تو بھلا اُسکا ٹھکانا کیا تھا

بیڑا فرعون کا جب غرق فنا ہوتا تھا
میں وہاں ساحلِ دریا پہ کھڑا روتا تھا

تجھ سے ہوتے اگر اے عدل جہاں میں دو چار
لُٹ گئی ہوتی کبھی کی مرے گلشن کی بہار
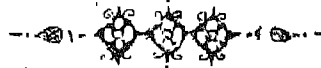
جب سُنا رحم سے یہ ولولہ انگیز خطاب
کہا انصاف نے ہو حکم تو دوں اسکا جواب

آپ کی نیکیوں سے کس کو ہے انکار یہاں
کیونکہ ہے فیضِ کرم آپ کا مشہورِ جہاں

مگر اے رحم بُرا ماننے کی بات نہیں
نیکیاں آپکو کر دیں نہ یہ بدنام کہیں

ہم نے مانا کہ مروّت بھی بڑی ہے ایک چیز
پر مروّت کے لئے شرط ہے اے دوست تمیز

کھو دیا جسنے مُروّت کو یہاں عام کیا
اُس کو رسوا کیا اور آپ کو بدنام کیا

غول بیٹھے نہیں آفت کے یہ پرکالے ہیں
اس مروّت نے تری سیکڑوں گھر گالے ہیں

دوستوں کو ہے اشارا کہ کسی سے نہ ڈرو
دشمنوں سے یہ مدارا ہے کہ چاہو سو کرو

چور چوری سے نہیں ڈرتے بدولت تیری
لئے پھرتی ہے اُچکّوں کو حمایت تیری

جتنے قزّاق ہیں یہاں اُنکا مددگار ہے تو
اور سب ڈاکوؤں کا قافلہ سالار ہے تو

تھا جس ملک میں سرکار کا جاری فرماں
اُس کو سمجھو ہُوا اب کوئی دن میں ویراں

باپ کا حکم نہیں مانتے فرزند رشید
اور نوکر نہیں دیتے کبھی آقا کو رسید

لڑکے اُستاد کی گھڑکی کو نہیں مانتے کچھ
بدمعاش اہل پولس کو نہیں گردانتے کچھ

اہلکاروں کا کچہری میں جو دیکھو بہوار
سمجھو دیوان عدالت کو ہے اک بازار

پیٹ پکڑے ہوئے وہاں پھرتے ہیں حاجت والے
اور منہ کھولے ہوئے بیٹھے ہیں عدالت والے

نہیں حاکم کی نظرو سے اُنہیں خوف مآل
یوں کیا لالا بابا نے اظہار کا پہلا ہے سوال

ہر طرف پچہیں نقال ہیں کچھ چھوٹ رہے
دونو ہاتھوں سے غرضمندونکو ہیں لوٹ رہے

یوں تو اے رحم ترقیات میں جوہر ہیں بہت
خیر تھوڑی ہے مگر آپ میں اور شر ہیں بہت

ایک نہران کو جو توقید سے چھٹواتا ہے
بیسیوں قافلونکو جان سے لٹواتا ہے

باپ کو ہونے نہیں دیتا جو بیٹے سے خفا
بے ادب کھنا اُسے چاہتا ہے تو گویا

مار پر اُٹھنے نہیں دیتا جو اُستاد کا ہاتھ
یہ سلوک اچھے نہیں ہیں ترے شاگرد کے ساتھ

میٹھی باتوں میں تری زہر ہلاہل ہے بھرا
تیرا آغاز تو اچھا ہے پہ انجام بُرا

کاش تو بھی مرے قانون پہ چلتا اے رحم
اپنے اندازہ سے باہر نہ نکلتا اے رحم

بے مروّت ہوں اگر میں تو یہ جوہر ہے مرا
جسکو تو عیب سمجھتا ہے وہ زیور ہے مرا

راستبازی جو سُنی ہو وہ طبیعت ہے مری
اور عدالت جسے کہتے ہیں وہ عادت ہے مری

معتدل نام ہے جس کا وہ مزاج اپنا ہے
بھاگ اُس ملک کے جس ملک میں راج اپنا ہے

میں ہی تھا جس نے کہ ویرانوں کو آباد کیا
میں ہی تھا جس نے کہ جباروں کو آزاد کیا

حکم سے میرے ہوئی کونسلوں کی ناموری — رائے سے میرے بنیں سلطنتیں جمہوری

کھو دیا میں نے نشاں سلطنتِ شخصی کا — اور دنیا سے غلامی کو مٹا کر چھوڑا

مجلسیں سیکڑوں ملکوں میں بٹھائیں میں نے — راہیں اغلاط سے بچنے کی سجھائیں میں نے

حکم و قانون کسی گھر میں مقید نہ رہا — سلطنت نام ہے اب قوم کی پنچایت کا

جس طرح ظلم کا اے رحم روا دار نہیں — میں اسی طرح سے تیرا بھی مددگار نہیں

سر ذرا جس نے اٹھایا اسے کھو کر چھوڑا — باپ کی ناؤ کو دریا میں ڈبو کر چھوڑا

حکم عالم میں مرا شرق سے تا غرب چلے — جس نے مانا نہ مرا حکم رہا وہ ناکام

رائے کرتی نہیں میری کسی حالت میں خطا — تیر لگتا ہے مرا جا کے نشانہ پہ سدا

میں دکھا دیتا سیاست کی گر اپنی تلوار — چل نہ سکتا کبھی تیرا ہبل کا اہبل پندار

کارفرما ہے جہاں میری عدالت اے رحم — دم نہیں مارتی واں تیری مروت اے رحم

واں تعصب کا پتا اور نہ عداوت کا گذر — نہ قرابت کا نشاں اور نہ محبت کا اثر

حکم جاری ہے جدھر دیکھئے آزادی کا — بڑھ کے چلتا نہیں واں شاہ سے لے تا بہ گدا

کجروی مکر سے کتنی ہے بن آئی تو چل — بڑھتے تر چھوڑ کے پل اک آن میں جاتے ہیں نکل

پاکباز و نکو نہیں عہد میں میرے کھٹکا — جو کنوڈے ہیں وہی مجھ سے کھٹکتے ہیں سدا

سات پردوں میں اگر عیب کسی کا ہے چھپا — نہ ہوا آج تو کل ہوگا منظر رسوا

ہیں خطا کار سے دشمن در و دیوار یہاں — بھائی بھائی کے نہیں ہوتے مددگار یہاں

اور اگر عیب سے ہے پاک کسی کا دامن
نہ رعیت کا اُسے خوف نہ کچھ شاہ کا ڈر
نہ عدالت میں اُسے ڈر کسی مفسد بدکار کا
جو ہنرمند ہیں دل اُنکے بڑھاتا ہیں ہول
بے ہنر ہو کسی پیرایہ میں یہاں جلوہ نما
یہاں نہ اُستاد کو شاگرد کی اصلاح سے عار
سنتے جاہل سے ہیں گر فائدہ کی بات حکیم
نوکر آقا کی جتاتا ہے اگر کوئی خطا
کرنے پاتے نہیں گاہک پہ دکاندار ستم
بیل بے وجہ نہیں آرسی کی کھاتا
اونچے اونچوں سے یہاں لیتے ہیں خلعت پوری
سختی سہتے ہیں یہاں خرم و دل شاد ہیں سب
اہلِ مقدور کو کھٹکا نہیں کچھ چوروں سے
خوب کو خوب سمجھتے ہیں یہاں زشت کو زشت
جھوٹے سچوں کا نہیں بھیس بدلنے پاتے
جس طرف جائیے یہاں امن و اماں کا ہے عمل

غم نہیں اُس کا ہو گر سارا زمانہ دشمن
نہ اُسے چور کا خطرہ نہ اُسے ساہ کا ڈر
اور نہ کچھ غدغہ اخباروں کی آزادی کا
خوبیاں اُنکی زمانہ میں جتاتا ہیں ہولیا
عہد میں میرے ہنرمند نہیں بن سکتا
اور نہ شاگرد کو اپنی غلطی پر اصرار
مستفیدوں کی طرح کرتے ہیں اُسکو تسلیم
بن نہیں آتا کچھ آقا سے ندامت کے سوا
جنس یہاں تُل نہیں سکتی کبھی مقدار سے کم
شُدہ منے گھوڑے پہ چابک نہیں اُٹھنے پاتا
اور مزدوروں کو دیتے ہیں کھری مزدوری
خوار پھرتے ہیں وہی جو کہ ہیں آرام طلب
زورمند آنکھ ملاتے نہیں کمزوروں سے
ماپ سے کم نہیں لگتی کہیں تعمیر میں خشت
دام بازار میں کھوٹے نہیں چلنے پاتے
فتنہ سرحد سے میری جاتا ہے کترا کے نکل

جس قلمرو میں کہ جاری نہیں ہیں فرماں
ظلم کے ہاتھ ہیں واں حکم و عمل کی عناں

دوست اللہ کے ہیں ٹھہرتے معتوب واں
اور مسیحا سے واں ہوتے ہیں مصلوب واں

نیک فرزند ہیں واں باپ کے جو حلقہ بگوش
رام لچھمن کی طرح پھرتے ہیں واں خانہ بدوش

واں کہا ہے جنہیں قوم نے اولادِ رسول
قوم کے ہاتھ سے تنگ ہیں وہ ابنائے بتول

زکریا کی طرح جو ہیں خدا کے پیارے
اُن کے سر پر ہیں سدا ظلم کے چلتے آرے

زہر سقراط سے ناصح کو پلا دیتے ہیں
اور یوسف سے برادر کو دغا دیتے ہیں

گفتگو ختم پہ انصاف کی جب آ پہنچی
عقل پر کار قضا کا وہاں جا پہنچی

واں جو دیکھا تو ہے بھائیوں میں کچھ تکرار
اور ہر اک کو بزرگی پہ ہے اپنی اصرار

رحم ادھر عدل سے کہتا ہے کہ تو ہے کیا چیز
اور اُدھر رحم کو ہے عدل سمجھتا ناچیز

عقل نے دونو کی تقریر سنی سرتاپا
کہ چکے وہ تو یہ سنجیدہ جواب اُنکو دیا

خیر اک کان ہے تم جیسے ہو جوہر دونو
ایک سے ایک ہو تم بہتر و برتر دونو۔

صاف کہتی ہوں سنو رحم نہیں اس میں خلاف
تو ہے اک قالب بے روح نہ ہو گر انصاف

اور سنو عدل نہیں اس میں تکلف سر مو
گر نہ ہو رحم تو اک دیدۂ بے نور ہے تو

دونو تم خلق کے ہو مایۂ آرام و شکیب
گل و شبنم کی طرح ایک سے ہے ایک کو زیب

سرسری فیصلہ تو یہ ہے اگر تم مانو۔
اور نہیں مانتے گر بات میری تم جانو

ابھی اک نکتہ میں تم دونو کو جھٹلاتی ہوں
تو سنو غور سے میں کہتی ہوں اور جاتی ہوں

فرق اصلا نہیں تم دونو میں لڑتے کیوں ہو
جبکہ تم ایک ہو آپس میں جھگڑتے کیوں ہو

وہی اک شے ہے کہ ہے عدل کہیں نام اُس کا
کہیں مظلوم کی فریاد رسی کام اُس کا

رحم کہلائی جو مظلوم کی فریاد سُنے
عدل ٹھیری جو سزا ظالم پہ رحم کو دیا

وہی شفقت ہے کہ اُستاد کی ہے مار کبھی
اور ماں باپ کی ہو جاتی ہے پُچکار کبھی

وہی شفقت ہے کہ ہے غصہ کہیں پیار کہیں
وہی جلوہ ہے کہ ہے نور کہیں نار کہیں

کہیں وہ مہر کی صورت میں عیاں ہوتی ہے
اور کہیں قہر کے پردہ میں نہاں ہوتی ہے

کہیں وہ قند مکرر کا مزا دیتی ہے
اور کہیں چاشنی موت چکھا دیتی ہے

یہی شفقت تھی کہ جب اُس نے سمجھایا انجام
شیخ فاروق نے بیٹے کا کیا کام تمام

یہی شفقت تھی کہ جب ہو گیا بیجان پسر
ایک برچھی سی لگی باپ کے دل میں آکر

یہی شفقت ہے کہ زخمی کہیں کرواتی ہے
یہی شفقت ہے کہ پھر زخم کو بھرواتی ہے

رحم اور عدل سے جب عقل نے تقریر یہ کی
اور دی ساتھ ہی حالی نے شہادت اُسکی

رہی باقی نہ فریقین کو جائے انکار
چار ناچار کیا یکجہتی کا اقرار

بڑھ کے پھر دونو ملے ایسے کہ تھے گویا ایک
ملکے ہو جائیں کہیں جیسے کہ دو دریا ایک

تمت

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
ضرب الامثال	۲ر	فسانۂ آزاد جلد اوّل	عگر	تاریخ جلسۂ قیصری	عہ
دیوان یاس	عہ ۱ر	" " دوم	للعہ	تاریخ العاشقین عرف پند نامۂ شبلی	۲ر
جام سرشار	عہ ۲ر	" " سوم	للعہ	طوطا مینا کا جھگڑا ۲ جلدیں	۱۱ر
فسانۂ عجائب	۸ر	" " چہارم	للعہ	جواہر فریدی	عہ ۴ر
الف لیلہ ہزار داستان	عہ ۳ر	توبۃ النصوح نو ترمیم	۱۲ر	گلزار فریدی	۸ر
ترجمہ بہار دانش	۸ر	وقعۂ تلفیقات	۹ر	مرآۃ العاشقین	عہ
وصال یار	۸ر	[illegible]	۲ر	فوائد السالکین	۴ر
میزان عدل	عہ	رسالہ گنج	۱ر	سراج السالکین	۸ر
طریق دولت	عہ	فضل الباری اردو پانچ پارے		بڑھاپے کی شادی	۱ر
گلدستۂ عیش	۲ر	قیمت فی پارہ	عہ	قصیدہ الخیانیہ	۶ پائی
چرسیونکی کربیا	۱ر	حیات سعدی	عہ	دادی کا عاشق	۳ر
گوہر تفتیش	۸ر	تفہیم ارشد	۴ر	آئینہ تجربہ	۲ر
تواریخ کشمیر	عگر	جنتری ثلاثۃ الزاویہ	عہ ۲ر	الیقین النور	۱ر
قہر عشق	۴ر	جریدۂ عبرت	۲ر	ایک عمدہ لکچر اسلامی تصوف پر	۱ر
فضیلت	۲ ار	توبۃ المخمورین	۴ر	رسالہ خواجہ محمد پارسا	۱ر
علاق نفیس	عہ	شکوۂ ہند	۲ر	شرح نقش الفصوص تصحیح و بیان	۱ر
ظہیر الادب	۳ر	رسالہ تعمیر عمارت	عہ	براہین عزیزیہ	۴ر
سیر کشمیر	۵ر	پیغام محمدی	عہ ۴ر	جواہر صمدیہ	عہ
زبانی حساب	۳ر	برکات الاسلام	۲ر	صوت الخیال	۸ر
رہبر کامل	۵ر	مسدس سعید	۲ر	دین اسلام ترجمہ تنقیط و قبا سلام	۳ر
ریزۂ جواہر	۴ر	آئینۂ سکندری	۸ر	ولایت کے انگریز نو مسلموں کا مفصل حال	۱ر
خیر المقال	عہ	پانچ سو لطیفے	۸ر	مالیتک فی الصرف	۸ر
درایۃ الادب اردو	۱۱ر	آئینۂ سوداگر	عہ	تحفۂ بے نظیر دیوان جان فدا مع ترجمہ پنجابی	۶ر
داستان امیر حمزہ	عہ	آئینۂ روزگار	۸ر	جہانگیر	عہ
خزینۂ نعت	۴ر	انگریزی بول چال	۶ر	اتالیق	۸ر
دیوان ذوق مکمل	عہ ۴ر	سوانح عمری ابوالفضل	۲ر	رسالہ آدمی گر	۸ر
خمسۂ اقبالیہ	عہ ۴ر	سوانح عمری شمس تبریز	۲ر	البرٹ بل	۸ر
خواب حیرت	عہ ۳ر	فصاحت	۲ر	اقتضاء فی مسائل جہاد انگریزی	۸ر

نام کتاب	قیمت
تماشا اور اسکی حقیقت	۴/
گلدستہ رعنا	[illegible]
فن انشا	۲/
مسدس حالی مع ضمیمہ و نظم انگریزی	۱۲/
مجالس النسا ہر دو حصہ	۳/
قصیدہ الضیائیہ یعنی حالات سرور کائنات مفخر موجودات علیہ الصلوۃ والسلام مصنفہ حالی	[illegible]
فسانۂ راحت	[illegible]
اتالیق الانشا حصہ اول	۶/
تحصیلی ؍ ؍ دوم	۴/
نقشہ جلوس سواری اکبری یعنی اکبر بادشاہ کی سواری کا نقشہ معہ کل سپاہ اور امرا کے	۴/
سنگر سیلی	۲/
مثنوی حب الوطن	۱/
دلربا - ایک نہایت پر اثر اخلاقی ناول دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے	۱/
رزم بزم	[illegible]
جواہرات حصہ اول	۱۰/
؍ ؍ دوم	۱۲/
مثنوی برکھارت	۱/
لکچر اسلام سید احمد خان کا انجمن اسلام	۱/
لکچر نیشنل کانگرس کے خلاف ۲۱ دسمبر ۱۸۸۷ء کو بمقام لکھنؤ دیا گیا	۱/

نام کتاب	قیمت
لکچر نیشنل کانگرس کے خلاف ۱۴ مارچ کو بمقام میرٹھ دیا گیا - اور جس میں بنگالیوں کی چال سے ہر ایک رعایائے قیصری کو آگاہ کیا گیا	۱/
مثنوی صبح عید - تیر و نشتر - جذبات کا دریا - محاورں کی جان - علم ادب کا استاد - پیاری پیاری زبان گوہر بہا جناب مولانا مولوی فیض الحسن مرحوم پروفیسر علم ادب کی نشانی ہے اسکو ایک بار پڑھ لو پھر آپ اسکو کبھی نہیں بھول سکتے	۳/

نام کتاب	قیمت
مراسلات مذہبی	[illegible]
نظم پروین	۲/

نصاب اسلامی مولوی حکیم بخش صاحب سلسلہ تعلیم مصنفہ

نام کتاب	قیمت
قاعدہ اسلام	[illegible]
اسلام کی پہلی کتاب	[illegible]
دوسری	۲/
تیسری	۲/
چوتھی	۳/
پانچویں	[illegible]
چھٹی	۳/
ساتویں	[illegible]
آٹھویں	۶/
نویں	۶/

تازہ مطبوعہ قرآن اور حمائلیں

نام کتاب	قیمت
قرآن شریف مترجم مع تفسیر جلالین بلا جلد	[illegible]
؍ مجلد	[illegible]
قرآن شریف مترجم تقطیع کلاں بلا جلد	[illegible]
؍ مجلد	[illegible]
قرآن شریف مترجم کاغذ خانی مجلد	[illegible]
؍ سفید مجلد	[illegible]
قرآن شریف مترجم کاغذ سفید بلا جلد	[illegible]
؍ مجلد	[illegible]

نام کتاب	قیمت
حمائل مترجم دو ترجمہ تقطیع مقبول بلا جلد	[illegible]
؍ مجلد	[illegible]
حمائل مترجم ایک ترجمہ چھوٹی بلا جلد	[illegible]
؍ کاغذ ولایتی	[illegible]
حمائل مترجم مطبوعہ صحافی مجلد	[illegible]
؍ مطبوعہ احمدی	[illegible]
؍ کاغذ خانی مصری	[illegible]
حمائل شریف معرا چھاپہ مصر مجلد	[illegible]

مثنوی

برکھارت

مصنفہ

ملک الشعرا جناب مولانا خواجہ محمد الطاف حسین صاحب حالی

پانی پتی

بفرمائش

منشی فضل الدین تاجر کتب قومی لاہور بازار کشمیری

سنہ ۱۸۹۱ء

مطبوعہ مطبع مجتبائی پریس لاہور

قیمت ۱ آنہ

برکھا رت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

گرمی کی تپش بجھانے والی
سردی کا پیام لانے والی

قدرت کے عجائبات کی کان
عارف کے لئے کتاب عرفان

وہ شاخ و درخت کی جوانی +
وہ مور و ملخ کی زندگانی +

وہ سارے برس کی جان برسات
وہ کون خدا کی شان برسات

آئی ہے بہت دعاؤں کے بعد
اور سیکڑوں التجاؤں کے بعد

وہ آئی تو آئی جان میں جان
سب تھے کوئی دن کے ورنہ مہمان

گرمی سے تڑپ رہے تھے جاندار
اور دھوپ میں تپ رہے تھے کہسار

بھوبل سے سوا تھا ریگ صحرا
اور کھول رہا تھا آب دریا

تھی لوٹ سی پڑ رہی چمن میں
اور آگ سی لگ رہی تھی بن میں

سانڈے تھے بلوں میں منہ چھپائے
اور ہانپ رہے تھے چار پائے

تھیں لومڑیاں زباں نکالے
اور لو سے ہرن ہوئے تھے کالے

چیتوں کو نہ تھی شکار کی سُدھ
ہرنوں کو نہ تھی قطار کی سُدھ

تھے شیر پڑے کچھار میں سست
گھڑیال تھے رودبار میں سست

ڈھوروں کا ہوا تھا حال پتلا
بیلوں نے دیا تھا ڈال کندھا

بھینسوں کے لہو نہ تھا بدن میں
اور دودھ نہ تھا گئو کے تھن میں

گھوڑوں کا چھٹا تھا گھانس دانہ
تھا پیاس کا اُن پہ تازیانہ

گرمی کا لگا ہوا تھا بھپکا
اور آتش نکل رہا تھا سب کا

طوفان تھے آندھیوں کے برپا
اُٹھتا تھا بگولے پر بگولا ۔

آرے تھے بدن پہ لُو کے چلتے
شعلے تھے زمین سے نکلتے

تھی آگ کا دے رہی ہوا کام
تھا آگ کا نام مُفت بدنام

رستوں میں سوار اور پیدل
سب دھوپ کے ہاتھ سے تھے بیکل

گھوڑوں کے نہ آگے اُٹھتے تھے پانو
ملتی تھی کہیں جو روکھ کی چھانو

تھی سب کی نگاہ سوئے افلاک — پانی کی جگہ برستی تھی خاک

پنکھے سے نکلتی جو ہوا تھی — وہ بادِ سموم سے سوا تھی

بجھتی نہ تھی آتشِ درونی — لگتی تھی ہوا سے آگ دونی

سات آٹھ بجے سے دن چھپے تک — جانداروں پہ دھوپ کی تھی شتک

ٹٹی میں تھا دن گنواتا کوئی — تہ خانہ میں منہ چھپاتا کوئی

بازار پڑے تھے سارے سنسان — آتی تھی نظر نہ شکلِ انساں

چلتی تھی دکان جنکی دن رات — بیٹھے تھے وہ ہات پر دھرے ہات

خلقت کا ہجوم کچھ اگر تھا — یا پیاؤ پہ یا سبیل پر تھا

تھا شہر میں قحط آدمی زاد — سلطان کا اک کنواں تھا آباد

پانی سے تھی سب کی زندگانی — میلا تھا وہیں جہاں تھا پانی

تھیں برف پہ نیتیں لپکتی + — فالودہ پہ رال تھی ٹپکتی +

پھل پھول کی دیکھکر طراوت — پاتے تھے دل و جگر طراوت

کنجڑوں کی وہ بولیاں سہانی — بھر آتا تھا سن کے منہ میں پانی

تھے جو خفقانی اور مراقی — گرمی سے نہ تھا کچھ اُن میں باقی

کھانے کا نہ تھا انہیں مزا کچھ — آٹھ آٹھ پہر نہ تھی غذا کچھ

بن کھائے کئی کئی دن اکثر — رہتے تھے فقط ٹھنڈائیوں پر

شب کٹتی تھی ایڑیاں رگڑتے — مر پیٹ کے صبح تھی پکڑتے

اور صبح سے شام تک برابر — تھا العطش العطش زباں پر

بچوں کا ہوا تھا حال بیحال — کملائے ہوئے تھے پھول سے گال

آنکھوں میں تھا اُن کا پیاس سے دم — تھے پانی کو دیکھ کرتے ہم ہم

ہر بار پکارتے تھے ماں کو — ہونٹوں پہ تھے پھیرتے زباں کو

پانی دیا گر کسی نے لاکر — پھر چھوڑتے تھے نہ مُنہ لگا کر

بچے ہی نہ پیاس سے تھے مضطر — تھا حال بڑوں کا اُن سے بدتر

تخصیص تھی کچھ نہ میری تیری — پانی سے نہ تھی کسی کو سیری

کل شام تلک تو تھے یہی طور — پر رات سے ہے سماں کچھ اور

پُروائی دُہائی پھر رہی ہے — پچھوا سے خدائی پھر رہی ہے

برسات کا بج رہا ہے ڈنکا
اک شور ہے آسماں پہ برپا

ہے ابر کی فوج آگے آگے
اور پیچھے ہیں دَل کے دَل ہوا کے

ہیں رنگ برنگ کے رسالے
گورے ہیں کہیں کہیں ہیں کالے

ہے چرخ پہ چھاؤنی سی چھاتی
اک آتی ہے فوج ایک جاتی

جاتے ہیں مہم پہ کوئی جانے
ہمراہ ہیں لاکھوں توپخانے

توپوں کی ہے جیسے بار چلتی
چھاتی ہے زمین کی دہلتی

مینہ کا ہے بین پہ ڈر بیڑا +
گرمی کا ڈبو دیا ہے بیڑا

بجلی ہے کبھی جو کوند جاتی
آنکھوں میں ہے روشنی سی آتی

گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں
جنت کی ہوائیں آ رہی ہیں

کوسوں ہے جدھر نگاہ جاتی
قدرت ہے نظر خدا کی آتی +

سورج نے نقاب لی ہے منہ پر
اور دھوپ نے تہ کیا ہے بستر

باغوں نے کیا ہے غسل صحت
کھیتوں کو ملا ہے سبز خلعت

سبزہ سے ہے کوہ و دشت معمور
ہے چار طرف برس رہا نور

اٹھا ہے غضب سے ٹک خوددار — آجنگل سے ہیں راہ چلتے رہوار

ہے سنگ و شجر کی ایک وردی — عالم ہے تمام لاجوردی

پھولوں سے پٹے ہوئے ہیں کہسار — دولہا سے بنے ہوئے ہیں اشجار

پانی سے بھرے ہوئے ہیں جل تھل — ہے گونج رہا تمام جنگل

کرتے ہیں پپیہے پیہو پیہو — اور مور جھنگارتے ہیں ہر سو

کوئل کی ہے کوک جی لبھاتی — گویا کہ ہے دل میں کھبی جاتی

مینڈک ہیں جو بولنے پہ آتے — سنسار کو سر پہ ہیں اٹھاتے

سبحان کرم سے حق کے ہیں سیر — پانی ہیں مگر کچھار میں شیر

زردار ہیں اپنے مال میں مست — قلاّش ہیں اپنی کھال میں مست

ابر آیا ہے گھر کے آسماں پر — نغمے ہیں خوشی کے ہر زباں پر

مسجد میں ہے ورد اہل تقویٰ — یا ربّ لنا ولا علینا +

مندر میں ہے ہر کوئی یہ کہتا — کرپا ہوئی تیری میگھ راجا

کرتے ہیں گرو گرو نتھی — گاتے ہیں بھجن کبیر پنتھی

جاتا ہے کوئی ملار گاتا
ہے دیس میں کوئی گنگناتا

بھنگی ہیں نشے میں گاتے پھرتے
اور بانسریاں بجاتے پھرتے

سُروں کوئی گا رہا ہے میٹھا
چھیڑا ہے کسی نے [illegible]

رکھشک جو بڑے ہیں جین مت کے
ڈھکتے ہیں دیے [illegible]

کرتے ہیں وہ یوں جیوں کی رکھشا
تا جل نہ سکے کوئی پتنگا

ہیں شکر گزار تیرے برسات
انسان [illegible]

دنیا میں بہت تھی چاہ تیری
سب دیکھتے تھے راہ تیری

تجھ سے ہے کھلا یہ رازِ قدرت
راحت ملتی ہے بعد کلفت

شکر یہ ہے فیض عام تیرا
پیشانی پہ ہر جگہ ہے لکھا

گلشن کو دیا جمال تو نے
کھیتی کو کیا نہال تو نے

طاؤس کو ناچنا سکھایا
کوئل کو الاپنا سکھایا

جب مور ہے ناچنے پہ آتا
آپے سے ہے اپنے گزرا جاتا

کوئل کو نہیں قرار اک پل — ایسی کوئی تو نے کوک دی کل

شب بھر میں ہوا آسماں دگرگوں — کیا پڑھ دیا آ کے تو نے افسوں

سوئے تو اساڑھ کا عمل تھا — اٹھے تو سماں ہے ماگھ کا سا

لاہور میں شب ہوئی تھی لیکن — کشمیر میں پہنچے جب ہوا دن

امرت سا ہوا میں بھر دیا کچھ — اک رات میں کچھ سے کر دیا کچھ

دریا تجھ بن سسک رہے تھے — اور بن ترے راہ تک رہے تھے

دریاؤں میں تو نے ڈال دی جان — اور تجھ سے بنوں کو لگ گئی شان

جن جھیلوں میں کل تھی خاک اڑتی — پانی نہیں آج تھاہ ان کی

جو دانے تھے خاک میں پریشاں — سب کے چڑھائے تو نے پرواں

دولت جو زمیں میں تھی چھپی — آگے ترے اس نے سب اگل دی

پڑتے تھے ڈاؤ جس زمیں پر — واں سبزہ و گل ہیں جلوہ گستر

جن پودوں کو کل تھے ڈھور چرتے — باتیں ہیں وہ آسماں سے کرتے

جن باغوں میں اڑتے تھے بگولے — واں سیکڑوں اب پڑے ہیں جھولے

تھے ریت کے جس زمیں پہ انبار	ہے بیر بہوٹیوں سے گلنار

کچھ باغوں میں جا بجا گڑے ہیں	جھولے ہیں کہ سو بہ سو پڑے ہیں
کچھ لڑکیاں بالیاں ہیں کمسن	جنکے ہیں یہ کھیل کود کے دن
ہیں جھول رہی خوشی سے ساری	اور جھول رہی ہیں باری باری
جب گیت ہیں ساری ملکے گاتی	جنگل کو ہیں سر پہ وہ اٹھاتی
اک سب کو کھڑی جھلا رہی ہے	اک گرنے سے خوف کھا رہی ہے
ہے ان میں کوئی ملار گاتی	اور دوسری پینگ ہے چڑھاتی
گاتی ہے کبھی کوئی ہنڈولا	کہتی ہے کوئی بدیسی ڈھولا
اک جھولے سے وہ گری ہے جاکر	سب ہنستی ہیں قہقہے لگا کر

ندی نالے چڑھے ہوئے ہیں +	تیراکوں کے دل بڑھے ہوئے ہیں
گھڑنّائی پہ ہے سوار کوئی +	اور تیر کے پہنچا پار کوئی +
بگلوں کی ہیں ڈاریں آگے گرتی +	مرغابیاں تیرتی ہیں پھرتی

چھلکے ہیں یہ پاٹ ندیوں کے
دن بھر میں ہیں بیڑے جاکے لگتے

زوروں پہ چڑھا ہوا ہے پانی
موجوں کی ہیں صورتیں ڈرانی

ناویں ہیں کہ ڈگمگا رہی ہیں
موجوں کے تھپیڑے کھا رہی ہیں

ملاحوں کے اُڑ رہے ہیں اوسان
بیڑے کا خدا ہی ہے نگہبان

منجدھار کی زد پہ زور پر ہے
مچھلی کو بھی جان کا خطر ہے

بیزار اک اپنے جان و تن سے
بچھڑا ہوا صحبت وطن سے

غربت کی صعوبتوں کا مارا
چلنے کا نہیں ہے جسکو یارا

غمخوار ہے کوئی اور نہ دلجو
اک باغ میں ہے پڑا لب جو

ہیں دھیان میں کلفتیں سفر کی
آپے کی خبر ہے اور نہ گھر کی

ابر اتنے میں اک طرف سے اُٹھا +
اور رنگ سا کچھ ہوا کا بدلا

برق آکے لگی تڑپنے پیہم
اور پڑنے لگی پھوار کم کم

آنے جو لگے ہوا کے جھوکے
تھے جتنے سفر کے رنج بھولے

ساماں لیے جو دل لگی کے | یاد آئے مزے کبھی کبھی کے

دیکھے کوئی اُس گھڑی کا عالم | وہ آنسوؤں کی جھڑی کا عالم

وہ آپ ہی آپ گنگنانا | اور جوش میں آ کبھی یہ گانا

اے چشمۂ آبِ زندگانی | کم ہیو نہ کبھی تری روانی

جاتی ہے جدھر تری سواری | بستی ہے اُسی طرف ہماری

پائے جو کہیں مری سبھا کو | دیتا ہوں میں بیچ میں خدا کو

اوّل کہیو سلام میرا | پھر کہیو یہ پیام میرا

قسمت میں یہی تھا اپنی لکھا | فرقت میں تمہاری آئے برکھا

آتا ہے تمہارا دھیان جس دم | مُرغابیاں تیرتی ہیں باہم

ہم تم یونہیں صبح و شام اکثر | تالاب میں تیرتے تھے جا کر

جب سبزہ و گل میں لہلہاتے | صُحبت کے مزے ہیں یاد آتے

ہم تم یونہیں ہاتھ میں دیے ہات | پھرتے تھے ہوائیں کھاتے دن رات

جب پیڑ سے آم ہے ٹپکتا | میں تم کو اُدھر ہوں تکتا

آخر نہیں پاتا جب کسی کو
دیتا ہوں دعائیں بیکسی کو

رُت آم کی آئے اور نہ ہوں یار
جی اپنا ہے ایسی رُت سے بیزار

تُم بن جو ہے بوند تن پہ پڑتی
چنگاری سی ہے بدن پہ پڑتی

ہے سرد ہوا بدن کو لگتی
پر دل میں ہے آگ سی سُلگتی

پردیس میں سچ ہے کیا ہو جی شاد
جب جی میں بھری ہو دیس کی یاد

نشتر کی طرح تھی دل میں چبھتی
فریاد یہ دردناک اُس کی

تھا سوز میں کچھ ملا ہوا ساز
پہچان گیا دل سُن اُس کی آواز

حیرت رہی دیر تک کہ آخر
رو رہا ہے کہاں کا یہ مسافر

پھر غور سے اک نظر جو ڈالی
نکلا وہ ہمارا دوست حالی

تمت بالخیر

محمد [illegible]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
فسانۂ عجائب	۸ر	فسانۂ آزاد جلد اول	عہ	طوطا مینا کا جھگڑا ۲ جلد میں	۱۱ر
الف لیلہ ہزار داستان	عہ ۴ر	" " دوم	ے ر	جواہر فریدی	عہ ۴ر
ترجمہ بہار دانش	۸ر	" " سوم	ے ر	گلزار فریدی	۸ر
وصال یار	۸ر	" " چہارم	ے ر	ناصح العاشقین عرف پند نامہ عاشقین	۲ر
میزان عمل	عہ	قمار خانۂ خراب	۲ر	مرآۃ العاشقین	عہ
طریق دولت	عہ	فخر الحکمت	۸ر	فوائد السالکین	۴ر
گلدستۂ عیش	۴ر	رسالۂ کنز	ار	سراج السالکین	۸ر
چہرہ سیونتی کرپا	ار	فضل الباری اردو پانچ پارہ فی پارہ	عہ	برہما بچے کی شادی	ار
گوہر تفتیش	۸ر	حیات سعدی	عہ	قصیدۃ الغیاثیہ	۲پا
تواریخ کشمیر	ع۲ر	تذہین ارشد	۴ر	دادی کا عاشق	۳ر
فرحت	۴ر	جنتری مثلثۃ الزاویہ	ع۲ر	آتشکدہ	۲ر
قضیات	۱۲ر	جریدۂ عبرت	۲ر	اربعین النوویہ	ار
علق نفیس	عہ	توبۃ الجمہوریت	۴ر	ایکسو لکچر اسلامی تصوف پر	ار
تطہیر الادب	۴ر	شکوہ ہند	۲ر	رسالۂ خواجہ سیپارسا	ار
سیر کشمیر	۵ر	رسالۂ تعمیر عمارت	عہ	شرح نقش الفصوص مع تحفۃ الدنیا	۱
زبانی حساب	۴ر	پیغام محمدی	عہ ۴ر	تجلیات عزیزیہ	۴ر
تدبیر کامل	۵ر	برکات الاسلام	۲ر	جواہر محمدیہ	عہ
ریزۂ جواہر	۳ر	مسدس سعیدیہ	۲ر	صحیفۃ الخیال	۸ر
خیر المقال	عہ	آئینہ سکندری	۸ر	دین نامہ ترجمہ تحفۃ الاسلام	۳ر
درایت الادب اردو	۱۱ر	پانچ سو لطیفے	۸ر	ولایت کے انگریز نوسکھوں کا مفصل حال	ار
داستان امیر حمزہ	عہ	آئینہ سوزاک	عہ	بانکے بیلے الدرج	ار
خزینۂ لغت	۴ر	آئینہ روزگار	۸ر	تحفۂ بے نظیر دیوان کا پنجابی ترجمہ	۶ر
دیوان ذوق مکمل	عہ ۴ر	انگریزی بول چال	۲ر	جہانگیر	عہ
خمسۂ نبالیہ	عہ	سوانح عمری ابو الفضل	۲ر	اتالیق	۸ر
خواب حیرت	عہ ۴ر	سوانح عمری جیمس واٹ	۲ر	رسالہ آدھی کر	۸ر
توبۃ النصوح نو نرسیم	۱۲ر	[illegible]	۲ر	البرٹ بل	۸ر
وقائع طیبات	۹	تاریخ جلسۂ قیصری	۵ر	القصائد ...	۸ر